۲۹واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات مورخہ 11 اگست 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

سرکاری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے اہلکاران وڈاکٹرز کا ایچ آئی وی ایڈز ٹیسٹ کروانے کا مسئلہ

*750: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کو بھرتی کرنے سے پہلے میڈیکل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، تمام ٹیسٹ جو کئے جاتے ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کو بھرتی کرنے سے پہلے ان کا ایچ آئی وی / ایڈز ٹیسٹ کیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جزو "ب" کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے بھرتی ہونے والے ڈاکٹروں اور دیگر سٹاف کا ایچ آئی وی / ایڈز ٹیسٹ کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک یہ ٹیسٹ شروع ہو جائیں گے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) نیز آگاہی پروگرام کے تحت کیا حکومت محکمہ صحت میں پہلے سے تعینات ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کا ایچ آئی وی / ایڈز ٹیسٹ کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 18 جون 2008 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) گریڈ ایک سے اوپر تمام سٹاف کو بھرتی کرتے وقت (First entry into Government Service) سے پہلے درج ذیل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں:-

i) نظر کا معائنہ ii) ای سی جی iii) ایکسرے iv) خون اور پیشاب کا روٹین معائنہ v) ہیپاٹائٹس کے لئے سکریننگ

میڈیکل فٹنس سرٹیفیکیٹ کے بغیر کسی بھی سرکاری ملازم کی جوائننگ رپورٹ نہیں لی جاتی۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے تاہم کسی بھی امیدوار کا HIV / AIDs ٹیسٹ نہیں کیا جاتا۔

(ج) فی الحال ایسا نہیں ہے۔ نہ ہی ایچ آئی وی ایڈز کا ٹیسٹ ہو رہا ہے۔ ایچ آئی وی ایڈز ٹیسٹ صرف خون کا عطیہ دینے کے خواہش مند افراد کی سکریننگ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ شعبہ طب میں خدمات سرانجام دینے والوں کے لئے ایسے کسی ٹیسٹ کی ضرورت نہ ہے۔

(د) محکمہ صحت میں پہلے سے تعینات ڈاکٹرز کا ایچ آئی وی ایڈز کا ٹیسٹ نہ ہو رہا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی پالیسی ہے۔ایچ آئی وی ایڈز ٹیسٹ صرف خون کا عطیہ دینے کے خواہش مند افراد کی سکریننگ کے لئے ضرورت ہوتا ہے۔شعب طب میں خدمات سرانجام دینے والوں کے لئے ایسے کسی ٹیسٹ کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

چلڈرن ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2018:جناب محمد نوید انجم:کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)مالی سال 07-2006اور 08-2007 کے دوران ایل پی کی مد میں کتنی رقم چلڈرن ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب)ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی؟

(ج)ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز کن کن فرموں، کمپنیز اور میڈیکل سٹورز سے کی گئی؟

(د)ادویات کی لوکل پرچیز کن کن مقاصد کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی منظوری کون سی اتھارٹی دے سکتی ہے؟

(ہ)ان سالوں کے دوران جو رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی اس کی تحقیقات (انسپکشن) ہوئی تو کتنی رقم ہر سال خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا؟

(و) خورد برد کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین قرار پائے نیز ان کے خلاف کیا کیا قانونی ایکشن لیا گیا؟

(تاریخ وصولی 18 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)مالی سال 07-2006 میں ہسپتال ہذا کا ٹوٹل بجٹ۔/60161000 روپے تھا اور اس بجٹ میں سے لوکل پرچیز (40 فیصد) ادویات کے لئے۔/24064400 روپے مختص تھا۔

مالی سال 08-2007 میں ہسپتال ہذا کا ٹوٹل بجٹ۔/86939000 روپے تھا اور اس بجٹ کا لوکل پرچیز (40 فیصد) ادویات کے لئے۔/34775600 روپے مختص تھا۔

(ب)مالی سال 07-2006 میں کل رقم۔/12522114 روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے جو مد کا 21 فیصد تھا۔

مالی سال 08-2007 میں کل رقم -/15858815 روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئے جو مد کا 18 فیصد ہے-

(ج) چلڈرن ہسپتال میں تمام لوکل پرچیز گورنمنٹ ماڈل فارمیسی چلڈرن ہسپتال سے کی جاتی ہے-

(د) چلڈرن ہسپتال ایک سپیشلائزڈ انسٹی ٹیوٹ / ہسپتال ہے-اس میں بچوں کے لئے 43 سپیشلائزڈ شعبے کام کر رہے ہیں-اس وجہ سے چلڈرن ہسپتال میں بیشتر وہ ادویات استعمال کی جاتی ہیں جو دوسرے ہسپتالوں میں استعمال نہیں ہوتیں-وارڈ کا انچارج ڈاکٹر مرض کی ضرورت کے مطابق ہسپتال میں موجود نہ ہونے والی ادویات اگر تجویز کرے تو یہ ادویات چیف فارماسسٹ کی Recommendation پر میڈیکل ڈائریکٹر / ڈین کی منظوری سے لوکل پرچیز کی جاتی ہے-

(ہ) ان سالوں کے دوران سالانہ آڈٹ میں لوکل پرچیز فنڈ کے تحت خریداری میں کوئی مالی بے ضابطگی نہ پائی گئی-

(و) خورد برد نہ پائی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

پی آئی سی لاہور-بھرتی کی تفصیلات

*2019: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کیلئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی ہے، ان اخبارات کے نام اور تاریخ تیز ان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی، میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی ہے وہ بغیر میرٹ اور قواعد و ضوابط کے برعکس کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ہذا کے علاوہ کسی جج سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)یکم جنوری 2007 سے آج تک پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں 5 اسسٹنٹ پروفیسرز، 13 سینئر رجسٹرار، 16 میڈیکل آفیسر، 40 چارج نرسز اور 75 پیرامیڈیکس بھرتی کئے گئے جن کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اس عرصہ میں پانچ مرتبہ بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام اخبار	رقم	تاریخ
-1	نوائے وقت	-/50782روپے	15-09-2006
-2	نوائے وقت	-/21673روپے	10-11-2007
-3	نوائے وقت	-/6414روپے	19-04-2008
-4	جنگ	-/3255روپے	30-06-2008
-5	ایکسپریس	-/46426روپے	19-07-2008

(ج)تمام بھرتی اشتہارات کے مطابق کی گئی تاہم اشتہارات میں درج جن اسامیوں کے لئے موزوں امیدوار نہ پایا گیا ان اسامیوں کو دوبارہ مشتہر کیا گیا۔ مثلاً پروفیسر آف پیڈ کارڈیک سرجری، پرفیوژنسٹ، اسسٹنٹ پرفیوژنسٹ، ایکسرے ٹیکنیشن، سی ٹی ٹیکنیشن، کیتھ لیب ٹیکنیشن وغیرہ۔

(د)ہر دفعہ بھرتی گورنمنٹ کی شائع شدہ کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق میرٹ پر کی گئی اور میرٹ گورنمنٹ کے طے کردہ سلیکشن کمیٹی کے تحت مرتب کیا گیا۔ بھرتی کے قواعد وضوابط اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ سلیکشن کمیٹی مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل تھی۔

<u>گریڈ 17 اور اس سے اوپر</u>

1-ہیڈ آف انسٹی ٹیوٹ / میڈیکل سپرنٹنڈنٹ چیئرمین 2-محکمہ صحت کا نمائندہ ممبر 3-نمائندہ S&GAD ممبر 4-متعلقہ شعبہ کا پروفیسر ممبر

<u>گریڈ ایک سے سولہ تک</u>

1-میڈیکل سپرنٹنڈنٹ چیئرمین 2- اے ایم ایس (ایڈمن) ممبر 3-ڈپٹی چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ ممبر سلیکشن کمیٹی کی سفارشات بورڈ آف مینجمنٹ پی آئی سی نے منظور کی۔

(ہ)حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق میرٹ پر بھرتی کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 29مارچ 2010)

حلقہ پی پی 141 لاہور میں قائم ہسپتالوں / ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*2402: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)حلقہ پی پی 141 لاہور میں کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہیں ان میں تعینات ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کے نام اور عہدہ کی مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب)ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارتوں میں کتنی کرائے پر اور کتنی محکمہ صحت کی ملکیت ہیں، الگ الگ تفصیل بیان کریں؟

(ج)ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز خالی اسامیاں حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 5 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 24 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)حلقہ پی پی 141 لاہور میں ایک DHQ, Hospital-II Shadbagh، ایک آئی ہسپتال، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، سوامی نگر لاہور اور 11 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔جن میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تفصیل مع نام اور عہدہ "الف" اور "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)حلقہ پی پی 141 میں صرف ایک "داتا نگر ڈسپنسری" کرائے پر ہے باقی ماندہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ملکیت ہیں۔

(ج)خالی اسامیوں کی تفصیل "الف"، "ب" پر درج ہے۔خالی اسامیوں پر بھرتی بذریعہ کنٹریکٹ پالیسی وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اپریل 2009)

صوبہ کے ہسپتالوں میں برن یونٹ قائم کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*2419: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں کم از کم ایک سرکاری ہسپتال میں برن یونٹ موجود ہے، اگر موجود ہے تو کیا ہر ضلع کے اس ہسپتال میں برن یونٹ کے حوالے سے مکمل سہولیات فراہم کی گئی ہیں نیز جن ہسپتالوں میں برن یونٹ موجود ہیں، ان کے ناموں کی فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ ہر ضلع میں کم از کم ایک ہسپتال میں برن یونٹ قائم کرے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 5 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے۔ برن یونٹ پنجاب کے بڑے ہسپتالوں میں قائم ہیں جن میں برن یونٹ میو ہسپتال، برن سینٹر جناح ہسپتال لاہور، برن سینٹر ملتان، برن سینٹر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، برن سینٹر ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی اور برن سینٹر شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان شامل ہیں، جن میں برن یونٹ کے حوالے سے مکمل سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) چونکہ برن مراکز کو چلانے کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ فی الحال ضلعی ہسپتالوں میں فراہم کرنا مشکل ہے تاہم ضلعی ہسپتالوں کے آپریشن تھیٹرز کو ضروری سہولیات مہیا کی جارہی ہیں تاکہ وہ جلے ہوئے مریضوں کا ابتدائی طور پر علاج کر سکیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر رکھنے کی تفصیلات

*2493: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر کام کر رہے ہیں؟

(ب) جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر کو پہلی مرتبہ کب تعینات کیا گیا؟

(ج) کیا جناح ہسپتال لاہور میں تعینات کئے گئے قانونی مشیر کو سالانہ یا ماہانہ تنخواہ پر رکھا گیا ہے؟

(د) جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر کی سالانہ تنخواہ کیا ہے؟

(ہ) جناح ہسپتال لاہور میں قانونی مشیر کی ماہانہ آمدنی کیا ہے؟

(و)جناح ہسپتال میں قانونی مشیر تعینات کرنے کے اختیارات کس اتھارٹی کو ہیں نیز اتھارٹی کس قانون کے تحت قانونی مشیر رکھ سکتی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں علیٰحدہ سے کوئی قانونی مشیر نہ ہے بلکہ علامہ اقبال میڈیکل کالج کا لآ آفیسر ہی جناح ہسپتال کے تمام قانونی امور سرانجام دے رہا ہے۔

(ب)علامہ اقبال میڈیکل کالج کا لآ آفیسر باقاعدہ طور پر مارچ 2005 سے یہ فرائض جناح ہسپتال لاہور میں بھی سرانجام دے رہا ہے۔

(ج)جناح ہسپتال لاہور کی طرف سے لآ آفیسر کو کوئی سالانہ یا ماہانہ تنخواہ نہیں دی جاتی ہے جبکہ صرف علامہ اقبال میڈیکل کالج کی طرف سے گریڈ 17 کی تنخواہ دی جاتی ہے۔

(د)جناح ہسپتال لاہور نہیں بلکہ صرف علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور قانونی مشیر کو گریڈ 17 کی تنخواہ ادا کر رہا ہے جو کہ سالانہ تقریباً 3 لاکھ بنتی ہے۔

(ہ)۔ایضا۔

(و)جناح ہسپتال لاہور میں علیٰحدہ سے کوئی قانونی مشیر تعینات نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2009)

پی پی 7 راولپنڈی میں بی ایچ یوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2909: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پی پی 7 راولپنڈی میں کتنے اور کس کس جگہ بی ایچ یوز قائم ہیں؟

(ب)ان بی ایچ یوز کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی ہے؟

(ج) کتنی گرانٹ ادویات کی خرید کے لئے دی گئی؟

(د)ان بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ اور کس کس سنٹرز میں خالی ہیں؟

(ہ)کیاحکومت ان سنٹرز میں ادویات فوری فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پر کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی20فروری2009 تاریخ ترسیل3اپریل2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)حلقہ پی پی 7میں اس وقت دس(10)بنیادی مراکز صحت قائم ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(i)بنیادی مرکز صحت پنڈ نوشہری (ii)بنیادی مرکز صحت عثمان کھڑ (iii)بنیادی مرکز صحت بجنیال (iv)بنیادی مرکز صحت دلیال جنڈو (v)بنیادی مرکز صحت ہرنیانوالہ (vi)بنیادی مرکز صحت کڑاہی میال (vii)بنیادی مرکز صحت ڈھوک پڑ (viii)بنیادی مرکز صحت کولیاں حمید (viii)بنیادی مرکز صحت چکری(x)بنیادی مرکز صحت چھان

(ب)مذکورہ بالادس بنیادی مراکز صحت کو سال2007-08میں مبلغ-/11483877روپے ہے اور سال2008-09میں مبلغ-/15895714روپے گرانٹ دی گئی-

(ج)ان بنیادی مرکز صحت کو سال2007-08میں مبلغ-/1887755روپے اور2008-09 میں -/2400000روپے ادویات خریدنے کے لئے دیئے گئے-

(د)خالی اسامیوں کی تفصیل مع سینٹرز"الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ہ)ان سینٹرز پر ضروری ادویات باقاعدگی سے ضرورت کے مطابق فراہم کی جارہی ہیں اور خالی اسامیوں کو پنجاب حکومت کے حکم کے مطابق پر کیا جارہاہے-

(تاریخ وصولی جواب14جولائی2009)

سیالکوٹ میں آراایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2942:رانا آصف محمود: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سیالکوٹ میں کتنے اور کس کس جگہ آراایچ سیز اور بی ایچ یوز کام کررہے ہیں؟

(ب)ان ہیلتھ سنٹرز کے لئے مالی سال2008-09کے دوران کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج)کس کس سنٹر میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د)خالی اسامیاں کب تک پر کردی جائیں گی؟

(ہ)کس کس سنٹرز کے پاس ایمبولینسز ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں؟

(تاریخ وصولی23فروری2009 تاریخ ترسیل9اپریل2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع سیالکوٹ میں 8 آر ایچ سینٹرز اور 88 بی ایچ یوز ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) آر ایچ سیز کو 09-2008 میں کل 4 کروڑ 94 لاکھ 84 ہزار روپے جبکہ 10-2009 میں 5 کروڑ 56 لاکھ 83 ہزار روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا، تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مذکورہ بی ایچ یوز کو 09-2008 میں 13 کروڑ 60 لاکھ 3 ہزار 410 روپے جبکہ 10-2009 میں 15 کروڑ 77 لاکھ 87 ہزار روپے فراہم کئے گئے تھے تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن پر کیا جارہا ہے۔ جیسے ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کامیاب امیدواروں کی سفارشات موصول ہوں گی خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیاں بھی جلد ہی پر کر دی جائیں گی۔

(ہ) تمام آر ایچ سیز میں ایمبولینسز موجود ہیں اور ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

لاہور۔ شعبہ نیورو الوجی میو ہسپتال میں دماغی امراض کے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

*2971: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میو ہسپتال کے شعبہ نیورو الوجی میں ای ایم جی کا ٹیسٹ کرنے کے لئے مشین موجود ہے جو کہ معمولی پرزہ جات خراب ہونے کی وجہ سے بے کار ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ مشین کو مرمت نہ کروانے کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مشین کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2009 تاریخ ترسیل یکم اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) میو ہسپتال لاہور میں شعبہ نیورالوجی میں ای ایم جی کا ٹیسٹ کرنے کے لئے مشین موجود ہے اور معمول کے مطابق کام کر رہی ہے۔ مشین میں استعمال ہونے والے پرزہ جات (Consumable

(Itemsکے ختم ہونے کی وجہ سے یکم فروری تا26مارچ2009مشین بند رہی جس کا سپلائی آرڈر کمپنی کو بروقت دے دیا گیا تھا۔لیکن کمپنی کے مطابق ناگزیر حالات کی وجہ سے یہ سامان بیرونی ملک سے آنے میں کچھ وقت لگ گیا۔اب یہ مشین مورخہ 27مارچ2009سے معمول کے مطابق کام کر رہی ہے اوراب تک اس سے76مریضوں کے ٹیسٹ ہو چکے ہیں۔

(ب)مشین مکمل ٹھیک ہےاورآج بھی اس پر مریضوں کے ٹیسٹ کئے جارہے ہیں۔

(ج)مشین ٹھیک طور پر کام کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب19مئی2009)

بی ایچ یو موضع نوشہری راولپنڈی ادویات سے محروم

*2985:جناب محمد شفیق خان:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیایہ درست ہے کہ بی ایچ یو موضع نوشہری(راولپنڈی)میں ایک سال کے عرصہ سے عوام ادویات سے محروم ہے؟

(ب)کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ٹیکہ لگانے کے لئے سرنج(Syringe)تک دستیاب نہ ہے؟

(ج)اگر جزوہائے بالاکا جواب اثبات میں ہے توکب تک،حکومت مذکورہ موضع میں ادویات اور دیگر طبی سامان مہیاکرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی25فروری2009 تاریخ ترسیل8اپریل2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)یہ بالکل درست نہ ہے بلکہ ادویات ہر ماہ ضرورت کے مطابق باقاعدگی سے مہیا کی جارہی ہیں۔

(ب)یہ قطعی طور پر درست نہ ہے کیونکہ ادویات اور سرنجز ہر ماہ باقاعدگی سے مہیا کی جارہی ہیں۔

(ج)سینٹروں کوادویات کی فراہمی ضرورت کے مطابق باقاعدگی سے ہر ماہ کی جارہی ہے۔علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ آفیسر(صحت)راولپنڈی کے مین میڈیکل سٹور ڈپو میں وافر مقدار میں ادویات اور سرنجز ہمہ وقت موجود رہتی ہیں جہاں سے بنیادی مراکز صحت کو وقتاً فوقتاً اُن کی ضرورت کے مطابق مزید طلب کرنے پر جاری کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب30مئی2009)

انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور کا سالانہ بجٹ اور استعمال

*2998: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ لاہور کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وائز فراہم کریں؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم اس انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کی مرمت / تعمیر پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 03 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 9 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ادارہ ہذا کو مالی سال 08-2007 میں گرانٹ مبلغ -/99329000 روپے اور مالی سال 09-2008 میں مبلغ -/100829000 روپے فراہم کی گئی ہے-

(ب) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	2007-08	2008-09
تنخواہ	-/64552000 روپے	-/49360000 روپے
ٹی اے / ڈی اے	-/234000 روپے	-/253000 روپے

(ج) سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	2007-08	2008-09
مرمت	-/300000 روپے	-/233000 روپے
پٹرول / ڈیزل	-/1200000 روپے	-/937000 روپے

(د) یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	2007-08	2008-09
گیس	-/1800000 روپے	-/1596186 روپے

پانی	-/299886روپے	-/165996روپے
بجلی	-/2409046روپے	-/1179471روپے
ٹیلیفون	-/312232روپے	-/278688روپے

(ہ)عمارت کی مرمت / تعمیر پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	2007-08	2008-09
	-/1500000روپے	-/1500000روپے

(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2009)

ضلع گجرات میں ہیپاٹائٹس کے مرض کو کنٹرول کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*3063: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ ہیپاٹائٹس کے مرض کو کنٹرول کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) محکمہ نے مذکورہ ضلع کے کن کن ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے سنٹرز قائم کئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع گجرات میں پنجاب حکومت نے ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:-

i) ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکوں کی فراہمی۔

ii) ہیپاٹائٹس بی اور سی کا علاج۔

iii) ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مرض کے لئے تشخیصی سہولیات کی فراہمی۔

iv) ہیپاٹائٹس بی میں مبتلا ماؤں کے نومولود بچوں کے ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے ایمنو گلوبلن کی فراہمی۔

v) مریض کے لواحقین اور عام عوام کے لئے معلوماتی لٹریچر پمفلٹ کی فراہمی۔

(ب) ضلع گجرات میں عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات میں ہیپاٹائٹس کا سنٹر قائم کیا گیا ہے ہیپاٹائٹس کا علاج ایک طویل اور صبر آزما ہے اور اس کا علاج مستند ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی ہو سکتا ہے اس کے لئے ضلع گجرات کے ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مریضوں کو عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات ریفر کیا جاتا ہے۔جہاں ان کا تفصیلی معائنہ، تشخیص اور علاج کیا جاتا ہے۔ہیپاٹائٹس بی کے بچاؤ کے ٹیکے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کو فراہم

کئے گئے ہیں۔ محکمہ صحت پنجاب نے ہیپاٹائٹس کی بیماری پر قابو پانے کے لئے خصوصی اقدامات کئے ہیں اور 22.80 ملین کا PC-1 منظور کیا ہے جو کہ صوبہ بھر میں نافذ العمل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مئی 2011)

سوائن فلو کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*3350: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوائن فلو کا ایک مریض صوبہ پنجاب میں بھی پایا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے اس مہلک وائرس کے لئے مناسب حفاظتی انتظامات کئے ہیں اور لوگوں کو Awareness دینے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں اگر ہاں تو مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 04 مئی 2009 تاریخ ترسیل 18 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سال 2009 تا 2011 صوبہ پنجاب میں پائے گئے سوائن فلو کے مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سال	تعداد	اموات
(i	2009	11	3
(ii	2010	8	3
(iii	مئی 2011 تک	48	4

(ب) 2009 اور 2010 کے دوران پنجاب بھر کے تمام اضلاع کے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کے فزیشنز، پیتھالوجسٹ اور متعلقہ نرسز کو سوائن فلو کے سلسلہ میں خصوصی ٹریننگ دی گئی۔

ii) تمام اضلاع اور ہسپتالوں کی جانب سے فوکل پرسنز نامزد کئے گئے اور ریپڈ ریسپانس ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔

iii) سال بہ سال سوائن فلو سے بچاؤ کے طریقوں پر مبنی خصوصی ہدایات جاری کی گئیں۔

iv) عوام الناس کو سوائن فلو سے بچاؤ اور ہسپتالوں کے متعلقہ عملہ کی ذاتی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل سامان فراہم کیا گیا۔

ذاتی حفاظت کا سامان برائے عملہ (PPE) 1657 عدد-کیپسول ٹیمیفلو (اوسیلٹامائیور) (Oseltamivir) 500720عدد- سوائن فلو کی ویکسین 168333 خوراکیں، سرنجیں 164116 عدد، سیفٹی باکسز 1806 عدد، بینرز 2594 عدد، پوسٹرز 124200 عدد، لیف لیٹس 77100

v) محکمہ صحت کی سی ڈی سی سپر وائزراور لیڈی ہیلتھ وزیٹرز پر مشتمل فیلڈ ٹیموں نے گھر گھر جاکر عوام الناس کو سوائن فلو کے بچاؤ کے متعلق معلومات فراہم کیں- محکمہ صحت پنجاب کی جانب سے اٹھائے گئے بروقت اقدامات کا یہی بروقت نتیجہ ہے کہ یہ مہلک مرض مزید نہ پھیل سکی آئندہ بھی اس پر مکمل قابو پا لیا جائے گا-

(تاریخ وصولی جواب 28 مئی 2011)

دودھ میں اضافہ اور کیمیکلز کی ملاوٹ کا معاملہ

*3353: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دودھ میں پانی کے علاوہ اب Chemicals کی ملاوٹ بھی کھلے عام ہو رہی ہے جس کے باعث بچے اور دوسرے افراد شدید بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت دودھ میں کیمیکلز کی ملاوٹ کا فوری نوٹس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 04 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے سیکشن 11 کے تحت کوئی بھی جگہ جو خوراک کی تیاری اور فروخت کے لئے استعمال کی جائے بغیر لائسنس اس کا استعمال غیر قانونی ہے- پنجاب پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے مطابق سیکشن 15 کے تحت لوکل گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علاقے میں بننے اور فروخت ہونے والی تمام خوراک کی ملاوٹ سے پاک فراہمی کو یقینی بنایا جائے- تفصیل "الف" اور "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

ترمیم شدہ پیور فوڈ آرڈیننس 2001 کے مطابق EDO (Health) بطور لوکل اتھارٹی فوڈ لائسنس کے اجرا کا مجاز ہے کاپی "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

گورنمنٹ پیور فوڈ آرڈیننس 1960 کے تحت عوام کو پیور فوڈ کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ایک مربوط نظام پر عمل پیرا ہے اور اس قانون کے مطابق خوراک کے نمونے حاصل کرنے سے لے کر عدالتی کارروائی اور فیصلے تک مستقل بنیادوں پر ریکارڈ رکھتی ہے۔ تفصیل "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ صحت اس ضمن میں جدید بنیادوں پر ملاوٹ کی روک تھام کے لئے ہنگامی بنیادوں پر حسب ذیل اقدامات کر رہا ہے۔

I) لاہور میں جدید بنیادوں پر لیبارٹری بلڈنگ کی تعمیر 85 فیصد مکمل ہو چکی ہے جو 12-2011 میں کام شروع کر دے گی۔

II) فیصل آباد، راولپنڈی اور بہاولپور میں بھی لیبارٹریوں کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مئی 2011)

مغل پورہ، باغبانپورہ لاہور کے علاقے میں سرکاری ہسپتال قائم کرنے کی تفصیلات

*3407: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مغل پورہ، مجاہد آباد، رشید پورہ، ساہو واڑی، لنک روڈ، شالیمار ٹاؤن، باغبانپورہ لاہور کے رہائشیوں کو ایمرجنسی کی صورت میں شالیمار ہسپتال جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقے کے رہائشیوں کے لئے سرکاری ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مغل پورہ، مجاہد آباد، رشید پورہ، ساہو واڑی، لنک روڈ شالیمار ٹاؤن، باغبانپورہ لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر انتظام کوئی ہسپتال نہ ہے تاہم ان علاقوں کے لوگ گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال-II سے مستفید ہو سکتے ہیں جو کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا علاقے میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام کوئی سرکاری ہسپتال نہ ہے تاہم اس علاقے میں مندرجہ ذیل ڈسپنسریاں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام کام کر رہی ہیں:-

ڈائیگ ناسٹک سنٹر: باجالائن، بالمقابل مغل پورہ پولیس اسٹیشن

زچہ بچہ سنٹرز: i) جی ٹی روڈ باغبانپورہ ii) بوگیوال باغبانپورہ iii) شالیمار ٹاؤن iv) ساہو واڑی اور v) شالیمار ٹاؤن ڈسپنسری

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور جی ٹی روڈ مناواں میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مگر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ریڈیو پاکستان کے درمیان جگہ / قبضہ کے تنازعہ پر عدالتی کارروائی جاری ہے۔ جونہی جگہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے حوالے ہو گی تو تعمیر کے لئے کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

اس کے علاوہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور Handu Gujran میں بھی میٹرنٹی ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2011)

پنجاب کے ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین کی فراہمی کا مسئلہ

*3408: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے اکثر ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کی ویکسین نہیں ہوتی اور کتے کاٹے کے اکثر مریض ویکسین لگوانے سے محروم رہ جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کے تمام ہسپتالوں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز پر ویکسین ایمرجنسی کی بنیاد پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت پنجاب کے تمام اضلاع بشمول ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں اینٹی ریبیز ویکسین (ARV) موجود ہے جو بلا معاوضہ کتے کے کاٹے کے مریضوں کو لگائی جاتی ہے اور کتے کاٹے کے تمام مریضوں کا مناسب علاج بھی کیا جاتا ہے۔ صوبہ بھر میں سال 2008 سے اب تک کتوں کے کاٹے کے مریضوں کی تعداد میں کوئی قابل قدر اضافہ نہ ہوا ہے۔

(ب) صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں ARV مفت مہیا کی جاتی ہے۔ لاہور میں انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ (IPH) میں کتے کے کاٹے کی ویکسین کا بڑا سنٹر موجود ہے۔ جہاں پر 4 ٹیکوں کا کورس مکمل کروایا جاتا ہے۔ پہلا ٹیکہ فری لگایا جاتا ہے۔

مزید برآں آوارہ کتے مارنے کی مہم ضلعی حکومتوں میں ایک معمول کی کارروائی کا حصہ ہے جو سارا سال جاری رہتی ہے۔صوبہ پنجاب میں ARV مناسب مقدار میں موجود ہے اور ضرورت کے مطابق تمام اضلاع وہسپتالوں وغیرہ کے لئے NIH،اسلام آباد سے ویکسین منگوائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ بھی اگر ایمرجنسی ضرورت ہو تو ان کو لوکل پرچیز کی بھی اجازت ہے۔اس کی کمی کے حوالہ سے محکمہ کو کسی بھی ضلع یا عوام الناس سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

محکمہ صحت وقتاً فوقتاً صوبہ کے تمام EDOs(H) کو احکامات جاری کرتا رہتا ہے۔جس کے تحت ان کو پابند کیا جاتا ہے کہ تمام ہسپتالوں میں ARV کی فراہمی کو یقینی بنائیں اور ضلع کے سینٹری سٹاف کے ذریعہ خصوصی کتے مار مہم شروع کریں۔مزید براں IPH اسلام آباد میں جدید اینٹی ریبیز سنٹر کام کر رہا ہے۔جہاں پر تشخیص اور علاج کی تمام سہولیات مفت فراہم کی جارہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مئی 2011)

دانتوں کے علاج کی سہولت فراہم کرنے کا مسئلہ

*3514: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

کیا حکومت لاہور کے جن ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور فلٹر کلینکس پر دانتوں کے علاج کی سہولت میسر نہیں وہاں پر یہ سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت لاہور کے زیر کنٹرول مندرجہ ذیل ہسپتالوں اور رورل ہیلتھ سنٹرز میں دانتوں کے علاج کی سہولت میسر ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	نمبر شمار	نام ہسپتال
1	گورنمنٹ مزنگ ہسپتال لاہور	2	گورنمنٹ سید مٹھا ہسپتال لاہور
3	گورنمنٹ ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور	4	رورل ہیلتھ سینٹر چوہنگ
5	رورل ہیلتھ سینٹر مانگا	6	رورل ہیلتھ سینٹر رائے ونڈ
7	رورل ہیلتھ سینٹر کاہنہ	8	رورل ہیلتھ سنٹر برکی
9	رورل ہیلتھ سینٹر اعوان ڈھائے والا	10	گورنمنٹ ہسپتال شاہدرہ، لاہور
11	گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال لاہور	12	گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید، لاہور

ڈسپنسریوں میں دانتوں کے علاج کی سہولت موجود نہ ہے۔کیونکہ ڈسپنسریوں اور فلٹر کلینکس میں ڈینٹل سرجن کی اسامیاں نہ ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 12 جنوری 2010)

جنرل ہسپتال لاہور میں کارڈک وارڈ بنانے کا مسئلہ

*3639: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں نیورو سرجری کا سب سے بڑا یونٹ ہے جس کی وجہ سے وہاں زیادہ تر ایکسیڈنٹ سے متاثرہ مریض جن کی سر اور دیگر اعضا کی ہڈی ٹوٹ جائے، آتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں کوئی کارڈک وارڈ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض دفعہ نیورو اور آرتھو کے مریضوں کو شدت تکلیف اور زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے ایسی صورتحال میں کارڈک وارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹرز بے بس ہو کر کسی دوسرے ہسپتال ریفر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے راستے میں ہی کئی مریض فوت ہو جاتے ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر جنرل ہسپتال میں کوئی کارڈک وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 04 جون 2009 تاریخ ترسیل 13 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور میں نیورو سرجری کا سب سے بڑا یونٹ ہے جس کی وجہ سے یہاں زیادہ تر ایکسیڈنٹ سے متاثرہ مریض جن کے سر اور دیگر اعضا کی ہڈی ٹوٹ جائے آتے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ جنرل ہسپتال میں کوئی کارڈک وارڈ نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ آرتھو کے مریضوں کو شدت تکلیف اور زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے، دل کے مریضوں کے لئے میڈیسن وارڈ میں خاطر خواہ سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔جس لئے عموماً مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں ریفر نہیں کیا جاتا تاہم بعض اوقات شدید تکلیف میں مبتلا دل کے مریضوں کو ریفر کرنا پڑتا ہے۔

(د)حکومت جنرل ہسپتال لاہور میں کارڈک وارڈ بنانے کا فی الحال کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔کیونکہ اس وقت میڈیسن وارڈ میں مریضوں کے لئے بنیادی سہولیات فراہم کی گئی ہیں تاہم پرنسپل PGMI کو ہدایت کی جارہی ہے کہ وہ اس کی فزیبلٹی رپورٹ بناکر حکومت کو پیش کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں ڈائیلیسز نہ کرنے کی تفصیلات

*3792:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیایہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں ڈائلیسیز کے مریضوں کوادویات، انجکشن اور دیگر ضروری اشیاء نہ ملنے کے باعث انکی زندگیاں خطرے سے دوچار ہو گئی ہیں؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بدانتظامی کے ذمہ دار افراد کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2009 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)اس ضمن میں عرض ہے کہ DHQ Teaching ہسپتال سرگودھا میں کل 10 ڈائلیسز مشینیں نصب ہیں جن میں سے 2 محکمہ صحت جبکہ 8 NGOs کے تحت کام کر رہی ہیں جن میں سے چار عدد مورخہ 09-07-10 تا 09-07-13 بوجہ بجلی کی اچانک زیادتی سے خراب رہیں جو کہ واپڈا اتھارٹیز کی مدد سے درست کرالی گئی ہیں۔

تاہم اس دوران تمام مریضوں کوادویات ہسپتال ہذا کی طرف سے حسب معمول مفت فراہم کی گئیں اور دوسرے سنٹروں سے مریضوں کے ڈائلیسیز بھی ہوتے رہے ہیں۔

اب تمام مشینیں درست حالت میں چل رہی ہیں اور ادویات بھی ہسپتال NGO,s کی طرف سے فراہم کی جارہی ہیں۔اس دوران کسی بھی مریض کی جان کو خطرہ لاحق نہیں ہوا۔

(ب)تفصیل جزو "الف" میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

ضلع شیخوپورہ میں مراکز صحت کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3794: چودھری علی اصغر منڈا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں فراہمی صحت کی سہولتوں کے کتنے مراکز ہیں ان کی تفصیل ڈسپنسری سے لیکر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال تک مع ان میں دستیاب سہولتیں فراہم کی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل ہیڈکوارٹر میں بی ایچ یو/آر ایچ سی کے قیام کا منصوبہ ہے، اگر ہاں تو ابھی تک ضلع شیخوپورہ کی کتنی یونین کونسلوں میں ایسے مراکز ابھی قائم نہیں کئے گئے نیز حکومت کب تک ان مراکز کے قیام کے لئے تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2009 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع شیخوپورہ میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، ایک تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کے علاوہ سات رورل ہیلتھ سینٹرز، 65 بنیادی مراکز صحت، 37 ڈسپنسریاں اور 13MCH سینٹر کام کر رہے ہیں جن میں تمام صحت کی بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔

(ب) حکومت کی پالیسی کے مطابق ضلع شیخوپورہ میں تقریباً ہر دیہی یونین کونسل میں بنیادی مراکز صحت موجود ہے، جبکہ مرکز کونسل کی سطح پر رورل ہیلتھ سینٹر موجود ہے۔ تاہم یونین کونسل جھبراں، فیض پور خورد اور منڈھیانوالہ میں BHU نہ ہیں، حکومت ان یونین کونسلز میں BHU مرحلہ وار تعمیر کرے گی، اس کا انحصار وسائل کی دستیابی پر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

شرق پور شریف: ڈسپنسری میں ضروری سامان کی فراہمی اور اپ گریڈیشن

*3796: چودھری علی اصغر منڈا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا حکومت شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ میں بڑا ہسپتال قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قصبہ میں صرف ایک پرانی ڈسپنسری ہے جس میں ایک بھی ڈاکٹر تعینات نہ ہے جس کی وجہ سے نہ صرف مقامی لوگوں بلکہ زائرین کو بھی بیشمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج)کیاحکومت مذکورہ ڈسپنسری میں ضروری سٹاف کی تعیناتی کرنے کو تیار ہے،اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی25جون2009 تاریخ ترسیل18جولائی2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)حکومت پنجاب کی طرف سے شرق پور شریف میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کی تعمیر کاآغاز ہو چکا ہے۔اسکیم کی منظوری سے متعلق لیٹر ایوان کی میز پر رکھ دیا گیاہے۔اب تک عمارت کی تعمیر کے لئے 13 کروڑ16لاکھ30ہزار میں سے 7کروڑ51لاکھ59ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب)شرق پور شریف میں سول ڈسپنسری کے علاوہ ایک رورل ہیلتھ سینٹر موجود ہے جس میں دو میڈیکل آفیسرز،دوو ویمن میڈیکل آفیسرز،ایک ڈینٹل سرجن اور چھ نرسز کے علاوہ پیرا میڈیکل سٹاف اور دیگر عملہ بھی موجود ہے جو کہ 24گھنٹے عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ڈسپنسری میں ڈاکٹرز کی جگہ خالی ہے جبکہ دوسرا تمام منظور شدہ سٹاف کام کر رہا ہے۔تاہم ڈاکٹرز کی تعیناتی کے لئے کوشش جاری ہے اور ہر ماہ خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے انٹرویو ہوتے ہیں۔تاہم کسی بھی امیدوار نے ابھی تک درخواست نہ دی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب23جون2011)

ڈسٹرکٹ ہسپتال منڈی بہاؤالدین کی تعمیر کا مسئلہ

*3801:میجر(ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)وہ کون سے اضلاع ہیں جہاں ضلعی سطح کے ہسپتال موجود نہیں ہیں؟

(ب)منڈی بہاؤالدین میں ضلعی سطح کے ڈسٹرکٹ ہسپتال کی تعمیر کا کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی27جون2009 تاریخ ترسیل16جولائی2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)صوبہ پنجاب میں چنیوٹ صرف ایک ضلع ہے جس میں ضلعی سطح کا کوئی ہسپتال نہ ہے۔

(ب)منڈی بہاؤالدین کو1993کو ضلع کا درجہ دیا گیا تھا۔ضلعی سطح پر ہسپتال بنانے کے لئے 86.841 ملین روپے زمین خریدنے کے لئے درکار تھے۔ 2006میں سیکرٹری ہیلتھ نے ضلعی گورنمنٹ کو 250بستروں پر مشتمل ماسٹر پلان / سکیم تیار کرنے کے لئے حکم دیا۔ضلعی سطح پر ہسپتال بنانے کے لئے

مورخہ 13-04-09 کو سکیم منظور ہو چکی ہے۔حکومت پنجاب نے 125 ملین روپے مختص کر دیئے ہیں اور مالی سال 2009-10 میں تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا تھا اور اس سکیم پر جون 2010 تک 34.989 ملین روپے خرچ ہو چکے تھے۔جبکہ مالی سال 2010-11 کے دوران پانچ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے جن میں سے 30 اپریل 2011 تک ایک کروڑ 33 لاکھ 50 ہزار روپے خرچ ہو چکے ہیں۔مزید براں یہ سکیم مالی سال 2011-12 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر دی گئی ہے اور بقیہ کام محکمہ بلڈنگ آئندہ دو سالوں میں مکمل کر دے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جون 2011)

منڈی بہاؤالدین، تحصیل ملکوال میں ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*3802: میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ملکوال کے لوگوں کے لئے تحصیل لیول کا ہسپتال کب تک قائم کیا جائے گا؟

(ب) مذکورہ ہسپتال کے قیام کے لئے اب تک اٹھائے گئے اقدامات یعنی پی سی 1 کی تیاری، مطلوبہ زمین کا حصول، فنڈز مختص کئے جانے وغیرہ کے بارے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2009 تاریخ ترسیل 16 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 2009-10 میں ڈیڑھ کروڑ (15 million) روپے مختص کئے تھے اس سکیم کو دو تین سال میں مکمل ہونا تھا۔

(ب) مطلوبہ زمین موجود ہے۔محکمہ صحت حکومت پنجاب نے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ملکوال کی منظوری دی تھی جس کی لاگت کی تفصیل یہ ہے:-

بلڈنگز کی تعمیر کے لئے	99.396/- ملین روپے
مشینری کی خریداری کے لئے	47.225/- ملین روپے
کل لاگت	146.621/- ملین روپے

اس سکیم پر محکمہ بلڈنگز نے ابھی تعمیری کام شروع نہ کیا ہے۔تاہم بلڈنگز کے مارکیٹ ریٹس میں تبدیلی کی وجہ سے EDO ہیلتھ منڈی بہاؤالدین نے PC-I Revised منظوری کے لئے بھجوایا جو کہ ڈیپارٹمنٹل ڈویلپمنٹ سب کمیٹی کی میٹنگ مورخہ 4-2-11 میں رکھا گیا اور منظور نہ ہوا

(تاریخ وصولی جواب 26 جون 2011)

صوبہ میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والی نرسوں کو مستقل کرنے کا مسئلہ

*3818: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہسپتالوں، ہیلتھ سنٹروں میں کنٹریکٹ پر نرسنگ سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت کنٹریکٹ پر بھرتی نرسز کو بھی میڈیکل آفیسرز (ڈاکٹرز) کی طرح مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2009 تاریخ ترسیل 16 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) حکومت کنٹریکٹ پر بھرتی نرسز کو مستقل کر رہی ہے اور اب تک 4143 چارج نرسز (BS-16 اور 30 ہیڈ نرسز (BS-17) کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ 1002 چارج نرسز (BS-16) کو ریگولر کرنے کا کیس زیر تکمیل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2011)

موضع جنڈیالی بنگلہ تحصیل میاں چنوں میں آر ایچ سی بنانے کی تفصیلات

*3825: رانا بابر حسین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع جنڈیالی بنگلہ تحصیل میاں چنوں میں RHC بنانے کی تجویز دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا ہے، مسترد کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس جگہ RHC بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 02 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ رانا بابر حسین ایم پی اے کی تجویز بابت تعمیر چک نمبر L-15/59 جنڈیالی بنگلہ میں آر ایچ سی موصول ہوئی ہے۔

(ب)یہ درست ہے کہ اس تجویز کو مسترد کر دیا گیا ہے کیونکہ چک نمبرL-15/59کی آبادی صرف3563نفوس پر مشتمل ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ RHCبنانے کے لئے مطلوبہ آبادی 15000ہونی چاہیے جبکہ اس گاؤں کی آبادی صرف3563ہے-

(ج)حکومت چک نمبرL-15/59میں آر ایچ سی بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے،کیونکہ RHCبنانے کے لئے مطلوبہ آبادی15000ہونی چاہیے جبکہ اس گاؤں کی آبادی صرف3563ہے-

(تاریخ وصولی جواب12فروری2010)

فیصل آباد شہر کے ہسپتالوں،بی ایچ یوز،آر ایچ سیز کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3838:خواجہ محمد اسلام:کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)مالی سال08-2007اور09-2008کے دوران فیصل آباد شہر کے ہسپتالوں،بی ایچ یو اور آر ایچ سیز کے لئے کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب)ان سالوں کے دوران ان ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ج)کیا یہ ادویات اور فنڈز ان سینٹروں اور ہسپتالوں کی ضروریات کے مطابق تھے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی08جولائی2009 تاریخ ترسیل5اگست2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)ضلع فیصل آباد میں مالی سال08-2007اور09-2008کے دوران ہسپتالوں،بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کے لئے درج ذیل رقم فراہم کی گئی-

مالی سال	رقم
2007-08	541929886/-روپے
2008-09	641694303/-روپے

(ب)ضلع فیصل آباد میں مالی سال08-2007اور09-2008کے دوران ہسپتالوں اور ہیلتھ سینٹروں کو ادویات کی فراہمی کے لئے درج ذیل رقم فراہم کی گئی-

مالی سال	رقم
2007-08	119876714/-روپے
2008-09	149408801/-روپے

(ج) ضلع فیصل آباد میں عوام الناس کو بہتر طبی سہولتوں کی فراہمی کی غرض سے ہسپتالوں اور ہیلتھ سینٹروں کو ادویات کی فراہمی کے لئے ایک جامع منصوبہ بندی کر کے حکومت سے فنڈز کی ڈیمانڈ کی گئی جس کی وجہ سے عام آدمی کو مفت دوائی مل رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*3839: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کس کس گریڈ کی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں، خاص کر گائنی کی اسامیاں کب سے خالی ہیں، کیا حکومت یہ اسامیاں جلد از جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 5 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ 17 تا گریڈ 20 تک کی ہیں۔

(ب)1- ایڈیشنل پرنسپل و ویمن میڈیکل آفیسر گریڈ 19 کی 05 اسامیاں خالی ہیں۔

2- پیتھالوجسٹ گریڈ 19 کی 01 اسامی خالی ہے۔

3- کمیونٹی پیتھالوجسٹ گریڈ 18 کی 01 اسامی خالی ہے۔

4- سینئر رجسٹرار گریڈ 18 کی 32 اسامیاں خالی ہیں۔

5- ڈائریکٹر اے اینڈ ای (SEMS) گریڈ 19 کی 01 اسامی خالی ہے۔

6- ایڈیشنل ڈائریکٹر میڈیسن (SEMS) گریڈ 18 کی 03 اسامیاں خالی ہیں۔

7- ایڈیشنل ڈائریکٹر سرجری (SEMS) گریڈ 18 کی 03 اسامیاں خالی ہیں۔

8- پیتھالوجسٹ (SEMS) گریڈ 18 کی 03 اسامیاں خالی ہیں۔

9- ریڈیالوجسٹ (SEMS) گریڈ 18 کی 03 اسامیاں خالی ہیں۔

10- انستھیٹسٹ (SEMS) گریڈ 16 کی 02 اسامیاں خالی ہیں۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں گائنالوجسٹ کی کوئی اسامی نہ ہے۔مزید یہ کہ محکمہ صحت خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہے۔اس سلسلہ میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سال 2010 میں 1260 میڈیکل آفیسرز اور 275 ویمن میڈیکل آفیسرز ریگولر بنیادوں پر بھرتی کئے

گئے-سال 2011 میں 101 وومین میڈیکل آفیسر بذریعہ پبلک سروس کمیشن بھرتی کی گئیں اور 235 میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کا پروسیس جاری ہے-اسی طرح سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیاں جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں سے سنیارٹی اور فٹنس کی بنیاد پر پر کی جائیں گی-جس کے لئے سروس رولز میں Amendment کے لئے S&GAD کو لکھ دیا گیا ہے-جونہی یہ رولز Amend ہو جائیں گے تو یہ اسامیاں بھی پر کر دی جائیں گی-

(تاریخ وصولی جواب 27 جون 2011)

ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا کے لئے ایکسرے مشین کی بلاجواز خریداری

*3853: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا (وہاڑی) میں ایکسرے مشین عرصہ دراز سے Properly کام کر رہی تھی اس کے باوجود ای ڈی او (ہیلتھ) وہاڑی نے 23 لاکھ روپے کی لاگت سے ڈیڑھ سال قبل ایک نئی ایکسرے مشین زبردستی اس ہسپتال کو فراہم کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے یہ مشین ڈبہ میں بند پڑی ہے جبکہ پرانی ایکسرے مشین سے کام چلایا جا رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس 23 لاکھ روپے کی بلاضرورت مشین خریدنے اور حکومتی خزانہ پر بغیر ضرورت بوجھ ڈالنے والے ذمہ داران کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 22 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے ایکسرے مشین 200MA کام کر رہی تھی چونکہ ٹی ایچ کیو ہسپتال بورے والا کو پنجاب گورنمنٹ نے اپ گریڈ کر دیا تھا-لہذا اس سلسلے میں مزید ایک ڈیجیٹل ایکسرے مشین 500MA محکمہ صحت کی جانب سے فراہم کی گئی ہے جس کی ہسپتال کو ضرورت تھی-

(ب) یہ مشین تقریباً دو سال سے انسٹال کر دی گئی تھی جبکہ اس مشین کو چلانے کے لئے گرین کیٹیس سکرینز اور گرین ایکسرے فلمز کی ضرورت تھی جو کہ جون 2009 میں خرید لی گئی ہیں اور یہ مشین زیر استعمال ہے-

(ج) یہ مشین بلاضرورت نہ خریدی گئی ہے بلکہ علاقے کے عوام کو صحت کی جدید سہولت فراہم کرنے کے سلسلے کی ایک کڑی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

صوبہ میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کا مسئلہ

*3876: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ 13 سال سے ڈاکٹروں کی 2643 اسامیوں پر ریگولر ڈاکٹرز کی تعیناتی نہیں ہوئی، اگر یہ درست ہے تو کب تک مذکورہ اسامیاں ریگولر بنیادوں پر، پر کر لی جائیں گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کی 8 کروڑ آبادی میں ہر 17 سو افراد کے لئے بمشکل ایک ڈاکٹر دستیاب ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کے پاس سینئر رجسٹرار کی 1015 اسامیوں پر صرف 30، Incumbents تعینات ہیں جو ریگولر بنیادوں پر کام کر رہے ہیں باقی اسامیوں پر ریگولر تعیناتی نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسسٹنٹ پروفیسرز کی 616 اسامیوں پر صرف 131 ریگولر تعیناتیاں ہو سکی ہیں جب کہ 485 خالی پڑی ہیں اسی طرح ڈسٹرکٹ رجسٹرار کی 1269 اسامیوں پر محض 96 ریگولر تعیناتیاں ہوئیں اور 1173 اسامیاں ابھی تک خالی پڑی ہیں؟

(ہ) مفاد عامہ کے پیش نظر مذکورہ تعیناتیاں کیوں نہ کی گئی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 13 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ صحت پنجاب نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سال 2010 میں 1260 میڈیکل آفیسرز اور 275 وومین میڈیکل آفیسرز کی تقرری ریگولر بنیادوں پر کی ہے اور 101 وومین میڈیکل آفیسرز سال 2011 میں بھرتی کی گئی ہیں۔ جبکہ 235 میڈیکل آفیسرز کی تقرری کے لئے PPSC کو سفارشات ارسال کی ہوئی ہیں۔ جیسے ہی PPSC کی جانب سے recommendations موصول ہوں گی، خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے بلکہ اس وقت محکمہ صحت پنجاب کے پاس سینئر رجسٹرار کی 1035 اسامیاں موجود ہیں جن پر 515 اسامیوں پر سینئر رجسٹرار کام کر رہے ہیں۔ جبکہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے مطابق باقی اسامیاں جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں جو متعلقہ قابلیت کے حامل ہوں، ان سے پر کی جائیں گی جس

کے خلاف ڈاکٹروں نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی ہوئی ہے۔مزید کارروائی عدالت عالیہ کے فیصلے کی روشنی میں کی جائے گی۔جبکہ بیشتر خالی اسامیوں پر جنرل کیڈر ڈاکٹروں کی تعیناتی کرنٹ چارج پر کی گئی ہے۔

(د)اسسٹنٹ پروفیسرز کی 694 اسامیاں موجود ہیں جن پر 348 مستقل اسسٹنٹ پروفیسرز کام کر رہے ہیں جبکہ 155 کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور 191 پوسٹیں جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں سے پر کی جائیں گی جس کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی گئی ہے مزید کارروائی عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق کی جارہی ہے جبکہ ڈسٹرکٹ رجسٹرار کی اسامی منظور شدہ نہ ہے۔

(ہ)میڈیکل افسران کی تقرری کے لئے سفارشات PPSC کو ارسال کی ہیں جیسے ہی PPSC کی طرف سے recommendations موصول ہوں گی، ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔ سینئر رجسٹرار اور اسسٹنٹ پروفیسرز کی تقرری کے لئے کیس عدالت عالیہ میں چل رہا ہے جس نے Stay Order جاری کیا ہے اس وجہ سے تقرریاں عمل میں نہیں لائی جارہی ہیں۔ حکم امتناعی ختم ہونے پر عدالت عالیہ کے فیصلے کی روشنی میں اسسٹنٹ پروفیسرز اور سینئر رجسٹرار کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2011)

ضلع ننکانہ صاحب،ڈی ایچ کیو کے لئے خریدی گئی ادویات کی تفصیلات

*3889:جناب شاہ جہاں احمد بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)ضلع ننکانہ صاحب کے ڈی ایچ کیو کے لئے 2007 سے 2009 تک کتنی ادویات خریدی گئیں، کہاں سے خریدی گئیں، سال وائز تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب)دوائیوں کے خریدنے کے ٹینڈر کا کیا طریقہ کار ہے؟

(تاریخ وصولی 14 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)ضلع ننکانہ صاحب کے ڈی ایچ کیو ہسپتال کے لئے سال2007-09 کے لئے خریدی گئی ادویات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

سال	بذریعہ	قیمت	جہاں سے ادویات خریدی گئیں
2007-08	(الف)MSD	Rs. 29,48,079/-	مختلف کمپنیاں جن سے EDO(Health) ننکانہ صاحب کے دفتر کا ریٹ کنٹریکٹ ہوا تھا۔
	(ب)لوکل پرچیز	Rs.33,07,611/-	شکیل میڈیکل سٹور ننکانہ صاحب
2008-09	(الف)MSD	Rs. 28,78,377/-	مختلف کمپنیاں جن سے EDO(Health) ننکانہ صحت کے دفتر کا ریٹ کنٹریکٹ ہوا تھا۔
	(ب)لوکل پرچیز	Rs. 39,65,258/-	شکیل میڈیکل سٹور اور احمد میڈیکل سٹور ننکانہ صاحب

(ب)ضلع MSD کے ذریعہ ادویات کی خرید کے لئے محکمہ صحت حکومت پنجاب ادویات کا ریٹ کنٹریکٹ کرتا ہے یا ضلعی حکومت کی سپیشل پرچیز کمیٹی ریٹ کنٹریکٹ کرتی ہے جسکی منظوری DCO دیتا ہے جس میں ادویات، کمپنی کا نام مع ریٹس درج ہوتے ہیں جن میں سے ہسپتال کی ضرورت کے مطابق ای ڈی او ہیلتھ ننکانہ صاحب کا دفتر ادویات خرید کر ہسپتال کو مہیا کرتا ہے۔

ii)لوکل پرچیز کی ادویات مقامی سٹورز سے بذریعہ اخبار اشتہار زیادہ سے زیادہ ڈسکاؤنٹ ریٹ دینے والے کے ساتھ ایک سال کے لئے معاہدہ طے پاتا ہے جہاں سے روزانہ کی بنیاد پر ضروری اور لائف سیونگ ادویات خریدی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں کارڈیک سنٹرز کا اجرأ

*3893:جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ میں کتنے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں کارڈیک سنٹر ہیں اوران میں باقاعدہ کوالیفائیڈ ماہر امراض دل تعینات ہیں؟

(ب)کیایہ درست ہے کہ دل کے امراض میں مبتلامریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں کارڈیک سنٹراور ماہر امراض دل کا ہونا بہت ضروری ہے؟

(ج)کیاحکومت ہر ڈی ایچ کیو ہسپتال میں یہ سہولیات فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی 14 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں کارڈیک سنٹر موجود ہیں ان میں باقاعدہ کوالیفائیڈ ماہر امراض دل تعینات ہیں۔ان اضلاع کے نام یہ ہیں۔

جہلم،چکوال،خانیوال،لیہ،گجرات،خوشاب،لودھراں،اوکاڑہ،راجن پور،قصور،مظفر گڑھ،وہاڑی، راولپنڈی اور ڈیرہ غازی خان

(ب)ہاں،یہ درست ہے کہ دل کے امراض میں مبتلامریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال میں کارڈیک سنٹراور ماہر امراض دل کا ہونا بہت ضروری ہے۔

(ج)حکومت ہر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں دل کے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے شعبہ جات بنانے کاارادہ رکھتی ہے تاہم ان ہسپتالوں میں یہ شعبہ جات بنانے کاکام فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہے۔ حکومت کی مالی مشکلات کی وجہ سے رواں مالی سال میں مزید کارڈیالوجی سنٹر بنانا مشکل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مئی 2011)

سرگودھا۔رورل ہیلتھ سنٹر بھاگٹانوالہ کو تحصیل ہیڈکوارٹر بنانے کی تفصیلات

*3894:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیایہ درست ہے کہ حکومت نے رورل ہیلتھ سنٹر بھاگٹانوالہ کو تحصیل ہیڈکوارٹر کے درجہ پراپ گریڈ کرنے کی منظوری عطافرمائی ہے؟

(ب)کیایہ درست ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ بروئے چٹھی نمبری SOX-H)7-18/2006-9 مورخہ 21اپریل 2009 مطلوبہ 35اسامیوں کی تخلیق سے اتفاق کرچکی ہے بشرطیکہ ضلعی حکومت سرگودھاان کے لئے فنڈ مہیا کرے؟

(ج)کیایہ درست ہے کہ ابھی تک ضلعی حکومت سرگودھانے ان اسامیوں کیلئے فنڈز مختص نہیں کئے ہیں جسکی وجہ سے عوام اپ گریڈ شدہ ہسپتال سے سہولیات حاصل کرنے سے قاصر ہے۔مطلوبہ فنڈز مہیانہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د)یہ اسامیاں کب پر کرلی جائیں گی اور کب تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھاگٹانوالہ کام کرنا شروع کردے گا؟

(تاریخ وصولی 14 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف)جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب)جی ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج)ضلعی حکومت سرگودھانے جناب فنانس سیکرٹری پنجاب کو لکھا ہے کہ ضلعی حکومت سرگودھامالی بحران کی وجہ سے اپنے ذرائع سے ان 35 عدد اسامیوں کے لئے فنڈز مہیانہیں کرسکتی۔اسی چٹھی میں ضلعی حکومت سرگودھانے فنانس سیکرٹری پنجاب سے استدعا کی ہے کہ اسے اضافی فنڈز مہیا کئے جائیں جو کہ ابھی تک جاری نہیں کئے گئے ہیں۔

(د)ان اسامیوں کے لئے فنڈز مہیا کردیئے جائیں گے توریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق بھرتیاں کرلی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2011)

صوبہ میں جعلی ادویات کی فروخت کا مسئلہ

*3949: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں جعلی ادویات کی فروخت جاری ہے؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے تواس سلسلے میں حکومت کیااقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 13 اگست 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جعلی ادویات کی تیاری اور فروخت کے خاتمے کے لئے Drugs Act 1976 کے تحت اقدامات کئے جاتے ہیں محکمہ صحت حکومت پنجاب نے اس Act کے تحت ڈرگ رولز 2007 بنائے ہیں جن کے مطابق جعلی ادویات کے کاروبار کے خلاف ایک بھرپور مہم چلائی گئی ہے۔اس گھناؤنے کاروبار پر بڑی حد تک قابو پالیا گیا ہے اور محکمہ صحت اس سلسلہ میں اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

نومبر 2008 سے اپریل 2011 تک کے عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں 132912 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی گئی۔ 65034 ادویات کے نمونہ جات برائے تجزیہ لئے گئے۔ 945 ادویات غیر معیاری پائی گئیں۔ 289 نمونہ جات جعلی ثابت ہوئے۔ 13751 دکانوں کے چالان کئے گئے جبکہ 5951 دکانیں سر بمہر کر دی گئیں۔اس دوران ڈرگ کورٹس سے ڈرگز انسپکٹروں کی طرف سے دائر کردہ مقدمات پر مبلغ -/87593600 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ب) ڈرگز ایکٹ 1976 کے تحت ادویات کی تیاری کے لائسنس اور ان ادویات کی رجسٹریشن جاری کرنے کا اختیار وفاقی حکومت کے پاس ہے وفاقی سطح پر قائم مرکزی لائسنسنگ بورڈ اور رجسٹریشن بورڈ ادویات کی تیاری، رجسٹریشن اور پرائسنگ کے ذمہ دار ہیں۔جبکہ ادویات کی فروخت اور کوالٹی کنٹرول کرنا وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

سنٹرل لائسنسنگ بورڈ درخواست دہندہ کی طرف سے مہیا کردہ دستاویزات کی مکمل جانچ پڑتال اور متعلقہ فیکٹری میں ادویات کی تیاری اور ٹیسٹنگ کے لئے موجود سہولیات کا جائزہ لینے کے بعد ادویات کی تیاری کے لئے لائسنس کا اجرا کرتا ہے۔سنٹرل لائسنسنگ بورڈ کے ممبران کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سنٹرل رجسٹریشن بورڈ لائسنس یافتہ ادویات سازاداروں یا درآمد کنندگان کی طرف سے دی گئی ادویات کی رجسٹریشن کی درخواستوں پر متعلقہ دستاویزات اور ماہرین کی رپورٹ کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہے۔سنٹرل رجسٹریشن بورڈ کے ممبران کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2011)

انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3980:جناب عبدالوحید چودھری: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کب کتنی لاگت سے تعمیر ہوا،اس میں کتنے وارڈ بنائے گئے ہیں،ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ؟

(ب)اس میں کتنے آپریشن تھیٹر بنائے گئے ہیں ہر آپریشن تھیٹر میں کون کون سے طبی آلات فراہم کئے گئے ہیں؟

(ج)اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری اور ٹیسٹوں کی مشینری حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی؟

(د) کتنی مشینری خراب ہے اور کتنی ابھی تک ڈبوں میں بند پڑی ہے ؟

(ہ)کیاحکومت ڈبوں میں بند مشینری کو استعمال میں لانے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی25جولائی2009 تاریخ ترسیل12اگست2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) چودھری پرویزالہیٰ انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی تعمیر کا کام 12-06-04 کو شروع ہوا۔ 8-08-05 کو OPD اور 15-09-07 کو Indoor کا کام شروع ہوا۔ان انسٹی ٹیوٹ پر اب تک 1100.36 ملین روپے خرچ ہوئے۔اس میں مندرجہ ذیل وارڈ بنائے گئے ہیں۔

نمبر شمار	وارڈ کا نام	تعداد بیڈز
1	ایمرجنسی وارڈ	16
2	سی سی یو،آئی سی یو	79
3	جنرل وارڈ	56
4	پرائیویٹ وارڈ	50
	ٹوٹل:	201

(ب)اس میں پانچ آپریشن تھیٹر بنائے گئے ہیں۔ہر آپریشن تھیٹر میں فراہم کردہ طبی آلات کی فہرست "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے ہسپتال ہذا کو فراہم کی جانے والی طبی مشینری اور ٹیسٹوں کی مشینری کی تفصیل "ب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)خراب مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:-

I) UPS (Riello) ایک عدد ii) Chemistry Analyzer ایک عدد iii) Ultrasonic Nebulizer ایک عدد iv) UPS (Angiography Machine) ایک عدد

کوئی بھی مشینری ڈبوں میں بند نہ ہے-

(ہ)تمام مشینری نصب کر دی گئی ہے کوئی بھی مشینری ڈبوں میں بند نہ ہے-

(تاریخ وصولی جواب 24 جون 2011)

لاہور
مورخہ 09 اگست 2011

مقصود احمد ملک
سیکرٹری

بروز جمعرات 11۔اگست 2011 محکمہ صحت کے سوالات وجوابات اور نام ارکان اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوال نمبر	
1	محترمہ عارفہ خالد پرویز	750	2419
2	جناب محمد نوید انجم	2018	2019
3	محترمہ نگہت ناصر شیخ	2402	2493
4	جناب محمد شفیق خان	2909	2985
5	رانا آصف محمود	2942	2998
6	محترمہ ثمینہ نوید	2971	
7	محترمہ خدیجہ عمر	3063	3353
8	ڈاکٹر سامیہ امجد	3350	
9	چودھری محمد اسداللہ	3407	3408
10	محترمہ آمنہ الفت	3514	3639
11	چودھری عامر سلطان چیمہ	3792	3894
12	چودھری علی اصغر منڈا	3794	3796
13	میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل	3801	3802
14	سردار خالد سلیم بھٹی	3818	3853
15	رانا بابر حسین	3825	
16	خواجہ محمد اسلام	3838	3839
17	محترمہ سیمل کامران	3876	3949
18	جناب شاہ جہاں احمد بھٹی	3889	
19	جناب محمد طارق امین ہوتیانہ	3893	
20	جناب عبدالوحید چودھری	3980	